سورة المدّثّر
Chapter 74

آیات 56

The one who is blessed with enlightenment in abundance (Muhammad **PBUH**)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾

1-اے وہ کہ جسے کثرت سے آگاہی عطا کر دی گئی ہے (تاکہ تم نوعِ انسان کو ہمارے نظام کی برکتوں کی طرف لے آؤ تا کہ نظامِ باطل کا نشان مٹ جائے)۔

(**نوٹ**: عام طور پر اس آیت کا مطلب یہ کیا جاتا ہے: ''اے کپڑا اوڑھنے والے۔ اے چادر اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے وغیرہ'' اگر آخری نبی محمدؐ کی شخصیت کو سامنے رکھیں تو یہ مطالب نہایت کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ بہر حال، المدثر کا مادہ (د ث ر) ہے۔ جس کا بنیادی مطلب ہے ''ہر وہ چیز جو کثرت سے ہو'' اس کے دیگر مطالب یوں ہیں: دثر الشجر دثوراً یعنی درخت نے نئے پتے نکال لیے اور اس کی سبز شاخیں پھیلیں۔ دثر الاثر یعنی نشان کا مٹ جانا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا، اگر محمدؐ کی ذمہ داریوں اور نازل کردہ مقاصد اور قرآن کی آگاہی کو پیشِ نظر رکھیں تو مندرجہ بالا مطالب کی بناء پر آیت کا جو مطلب دے دیا گیا ہے وہ سیاق وسباق کے مطابق وحی کے زیادہ قریب محسوس ہوتا ہے)۔

قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾

2-(لہٰذا، اے محمدؐ) اٹھو اور جو زندگی کے غلط راستے پر چلتے ہوئے انسان ہیں اُن کو خوفناک نتائج سے آگاہ کر دو (اِنذر)۔

وَ رَبَّکَ فَکَبِّرۡ ۪ۙ﴿۳﴾

3-اور (اعلان کر دو کہ ساری کائنات میں) بڑائی صرف میرے رب کی ہے (کیونکہ ساری کائنات کی وہی پرورش کرنے والا ہے۔ اس لئے باقی ہر قوت کی بڑائی سے انکار کر دو)۔

وَ ثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾

4-اور اپنے لباس کو بہر حال الائشوں سے پاک رکھو۔

وَ الرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ ۪ۙ﴿۵﴾

5-اور گندگی سے بہر حال دُور رہو۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝

6-اور اگر کسی پر احسان کرو تو اس غرض سے نہیں کہ بدلے میں اس سے زیادہ کچھ حاصل کیا جائے گا۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝

7-اور (یہ ہیں رب کے نظام کے کچھ ابتدائی پہلو۔ لہٰذا، اس نظام کے قیام واستحکام کی جدوجہد میں) اپنے رب کی خاطر ڈٹے رہو۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝

8-مختصر یہ کہ (نوعِ انسان کو آگاہی دے دو کہ یا تو رب کے نظام کی طرف لوٹ آئیں یا وہ جو اس سے انکار کر کے سرکشی کرنے والے ہیں انتظار کریں جب قیامت طاری ہو جائے گی اور) جب صور میں پھونک ماری جائے گی (یعنی جب بگل جیسی آواز چھا جائے گی)۔

فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝

9-چنانچہ یہ وہ دن ہوگا جو بڑا ہی سخت دن ہوگا۔

عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝

10-(اور یہ) کافروں پر یعنی ان لوگوں پر جنھوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے، قطعئی طور پر آسان نہیں ہوگا۔

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝

11-(اس لئے کوئی بھی ایسا شخص جو اپنی دولت وسرمایہ یا اولاد کی طاقت یا کسی اور وجہ سے رب کے نظام سے دشمنی اور سرکشی کر رہا ہے تو اسے اپنے انجام کو یاد رکھنا چاہیے۔ چنانچہ ایسے شخص کو) میرے حوالے رہنے دو کیونکہ اسے اکیلے میں نے تخلیق کیا ہے (اور مجھے علم ہے کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے)۔

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۝

12- کیونکہ (ایسے شخص کو) تو میں نے ہی فراوانیوں میں دولت وسرمایہ عطا کیا تھا۔

وَبَنِينَ شُهُودًا ۝

13-اور (اس کو میں نے ہی ایسی) اولاد عطا کی تھی جو اس کے سامنے حاضر وموجود ہو (تاکہ وہ اس کی طاقت سے دوسروں پر اثرانداز ہو سکے)۔

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾

14- غرضیکہ ہم نے اس کے لئے زندگی کے راستے ہموار کر دیے اور (مشکلات کو آسانیوں اور) ہمواریوں میں بدل دیا۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾

15- (لیکن اس پر بھی اس کی ہوس پوری نہ ہوئی) اور وہ حرص کرتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دیتا رہوں (اور وہ قوت و دولت کے بل بوتے پر حق کی مخالفت میں آگے ہی آگے بڑھتا جائے)۔

كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾

16- لیکن ایسا ہرگز نہیں کیا جائے گا کیونکہ حقیقتاً وہ ہمارے احکام وقوانین کی دشمنی پر اتر آیا ہے۔

(نوٹ: اس آیت کے مطابق ایسے لوگوں کو محتاط ہو جانا چاہیے جنہیں اولاد اور دولت سے طاقت ملی ہوئی ہے مگر وہ نازل کردہ احکام سے سرکشی برت رہے ہیں)۔

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾

17- مگر بہت جلد میں اسے (مشکلات اور مصائب کی) بڑی چڑھائی چڑھاؤں گا۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾

18- حقیقت یہ ہے کہ (اسے اچھے اور بُرے دونوں راستوں کا انجام بتا دیا گیا تھا۔ اس لئے) اس نے اس پر غور کیا اور اندازہ لگایا (کہ کون سی راہ اُس کے لئے فائدہ مند ہے)۔

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾

19- (لیکن اُس نے عارضی فائدوں والی غلط راہ کو چن لیا)۔ لہٰذا، وہ تو مارا جائے گا کیونکہ اس نے کس قدر (غلط) اندازہ لگایا (اور بڑی بُری راہ کو چن لیا)۔

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾

20- پھر ایسا (غلط) اندازہ کہ (جس سے تباہیوں اور بربادیوں کے سوا کچھ نہ حاصل ہوگا۔ اس لئے) وہ مارا جائے گا۔

ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾

21- اس نے ایک بار پھر (اس دعوت پر تنقیدی) نگاہ ڈالی۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾

22-(اوراس کے دل میں کشمکش کے آثاراس کے چہرے پر نمایاں ہوگئے)۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر تیوری چڑھائی اورمنہ بسورا۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

23-پھروہ پشت پھیر کرتکبر کرتے ہوئے،

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾

24-بہرحال یہ کہہ کروہ چل دیا کہ یہ سوائے جادو کے اور کچھ نہیں ہے۔(اس لئے یہ غلط ہے کہ یہ وحی ہے اور اللہ کے فیصلے ہیں۔ یہ وہی جادو ہے) جسے پہلے والوں سے نقل کیا گیا ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

25-لہٰذا، یہ صرف ایک انسانی کلام ہے(جسے خودوضع کر کے اللہ کی وحی کہہ کر پیش کردیا گیا ہے)۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

26-(مگرایسے شخص کو یادرکھنا چاہیے) کہ وہ وقت دُورنہیں جب اسے جہنم کی جھلسادینے والی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔(جواس کے سارے تکبر کو پگھلا کرراکھ کردے گی)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

27-لیکن کیا تمہیں ادراک ہے کہ جہنم کی جُھلسا اور پگھلادینے والی آگ کیا ہوتی ہے؟

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾

28-(یہ ایسی آگ ہے) جونہ باقی رہنے دے گی اورنہ ہی(پیچھا) چھوڑے گی(یعنی جُھلسادینے کے بعد بھی چین نہیں لینے دے گی)۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

29-(اوریہ ایسی آگ ہے) جوانسان کی کھال کوجُھلسا کراس کا حلیہ بگاڑدینے والی ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

30-(اوریہ وہ جہنم کی آگ ہے) جس پرہم نے اُنیس(فرشتے) مقررکررکھے ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

ع 1 31 15

31-اور ہم نے (اس آگ میں) جانے والوں کیلئے صرف فرشتے ہی مقرر کئے ہوئے ہیں اور ہم نے ان کی گنتی صرف ایسے لوگوں کے لئے مقرر کی ہے جو کافر ہیں۔اور جو اہلِ کتاب ہیں (ان کے لئے یہ گنتی اس لئے ہے) تا کہ وہ یقین کر لیں (کہ قرآن واقعیٔ اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے، کیونکہ ان کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ انہیں پہچان ہے کہ وحی کس طرح کی ہوتی ہے اور وحی کے ذریعے عالمِ بالا کی خبروں میں گنتی کی کیا اہمیت ہوتی ہے)۔اور (باقی رہے قرآن پر یقین رکھنے والے) اہلِ ایمان، (تو ان کے لئے یہ گنتی اس لئے ہے) تا کہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو (یہ جان کر کہ اللہ اپنی باتوں کو صحیح صحیح گنتی کے ساتھ بھی بتاتا ہے)۔لہٰذا، وہ لوگ جو اہلِ کتاب ہیں اور وہ لوگ جو اہلِ ایمان ہیں (انہیں اس گنتی سے قطعیٔ طور پر کسی) شک وشبہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے (کہ اس گنتی سے اللہ کا کیا تعلق ہے) اور (اب یہ سنو کہ یہ گنتی کن کے لئے اور کیوں آزمائش بنائی گئی ہے۔ یہ ایسا اس لئے کیا گیا ہے) تا کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے (یعنی وہ لوگ جو اس کشمکش میں مبتلا رہتے ہیں کہ قرآن کو جھٹلائیں یا مانیں اور قرآن میں دی گئی باتوں اور مثالوں کو وہ سطحی عقل سے جھٹلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، 2/26۔ وہ بھی) اور جو کافر ہیں (وہ بھی) یہ کہیں کہ بھلا اس طرح کی مثال دینے سے اللہ کا ارادہ کیا ہے؟ (یعنی اس گنتی سے ان کے دلوں میں اللہ اور قرآن کے بارے میں جو شکوک ہیں وہ سامنے آ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ایسے سوالات تحقیق کے لئے نہیں ہوتے بلکہ انکار کے لئے ہوتے ہیں)۔لہٰذا، اسی طرح جسے اللہ مناسب سمجھتا ہے، اسے غلط راستے پر ڈال دیتا ہے اور جسے مناسب سمجھتا ہے اسے منزل تک لے جانے والی روشن راہ پر ڈال دیتا ہے، 2/26 حالانکہ تیرے رب کے لشکروں کے متعلق خود اس کے سوا کسی کو علم نہیں ہے (کہ کتنے فرشتے ہیں اور کون کون سی مخلوقات کے لشکر ہیں جو اللہ کے احکام کے مطابق سرگرمِ عمل ہیں)۔ (اور ایسے اُمور کا اس طریقے سے بیان کرنے کا مقصد) سوائے اس کے اور نہیں کہ انسان اس سے نصیحت حاصل کرے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

32-(لیکن بجائے ان مثالوں سے سمجھنے کے اور نازل کردہ حقائق سے آگاہی حاصل کر کے اللہ کی سچائیوں کو تسلیم کرنے کے، انکار کرنے والے انکار کرتے چلے جاتے ہیں، کہ نہ آخرت ہے، نہ قیامت ہے اور نہ دوزخ)۔نہیں نہیں! (ایسا مت سوچو اور ایسا مت کہو! کیونکہ ذرا آنکھ اٹھاؤ اور ذرا کائنات پر غور کرنا شروع کرو، یہ) چاند (کا وجود اور اس کی چاندنی) اس حقیقت پر گواہ ہے (کہ جو کہا جا رہا ہے وہ سچ ہے)۔

وَالَّيۡلِ اِذۡ اَدۡبَرَ ﴿۳۳﴾

33-اور رات (پر غور کرو اور پھر غور کرو) جب وہ پشت پھیر کر چل دیتی ہے، وہ اس حقیقت پر گواہ ہے (کہ جو کہا جا رہا ہے وہ سچ ہے)۔

وَالصُّبۡحِ اِذَاۤ اَسۡفَرَ ﴿۳۴﴾

34-اور صبح (پر غور کرو اور پھر غور کرو) جب وہ روشن ہو جاتی ہے، وہ اس حقیقت پر گواہ ہے (کہ جو کہا جا رہا ہے وہ سچ ہے)۔

اِنَّهَا لَاِحۡدَى الۡكُبَرِ ﴿۳۵﴾

35-لٰہذا، یہ حقیقت ہے کہ وہ ایک انتہائی بڑی (بری حالت ہے جس میں نازل کردہ سچائیوں سے انکار کرنے والے سرکش داخل کر دیے جائیں گے)۔

نَذِيۡرًا لِّلۡبَشَرِ ﴿۳۶﴾

36-اس لئے ہر انسان کو غلط روش کے خوفناک نتائج سے آگاہ رہنا چاہیے۔

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

37-چنانچہ جو کوئی بھی تم میں سے آگے بڑھنا چاہے (بڑھ جائے) یا جو کوئی بھی پیچھے رہنا چاہے وہ (رہ جائے۔ اس کا تعلق اس کی درست طرف کی جدوجہد اور درست طرف کے اعمال سے ہے8-5-1-6:1 ; 1:7)۔

(نوٹ: یہ آیت 74:37 افراد اور اقوام کو عروج حاصل کرنے یا زوال میں داخل ہو جانے کے راز سے آگاہی فراہم کرتی ہے)۔

كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ﴿۳۸﴾

38-(کیونکہ) ہر شخص اپنی کسبت یعنی اپنی جدوجہد اور اعمال کے نتائج کے بدلے میں رہن ہے۔

اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۹﴾

39- مگر جو دائیں طرف والے ہوں گے (وہ اپنے بہترین اعمال کی وجہ سے دائیں طرف ہوں گے)۔

فِىۡ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾

40-(اور یہ دائیں طرف والے لوگ) جنتوں میں ہوں گے۔ اور وہ پوچھیں گے!

عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾

41- مجرموں سے (جو تباہیوں کے عذاب میں مبتلا ہوں گے!)

مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾

42- کہ کونسی چیز تمہیں جہنم کی جھلسا دینے والی اور پگھلا دینے والی آگ میں کھینچ لائی ہے۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾

43- وہ کہیں گے (کہ ہمارا جرم یہ تھا) کہ ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوئے جنہوں نے نظامِ صلوٰۃ قائم کیا (یعنی نماز سمیت اللہ کی نازل کردہ قدروں کو اختیار کرنے والوں میں ہم شامل نہ تھے)۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾

44- اور ہم ان لوگوں کے رزق کا سامان نہیں کرتے تھے جن کے ذرائع آمدنی ساکن تھے۔

(نوٹ: وہ لوگ جو اپنی آرزوؤں کو پورا کرنے کے لئے نامناسب طور پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے ہیں، وہ ان آیات 74/42 اور 74/43، 74/44 سے نصیحت حاصل کر سکتے ہیں)۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾

45- اور ہم ان بیہودہ باتیں کرنے والوں میں شامل تھے جو باتیں بڑی بڑی بناتے تھے مگر عملاً کچھ نہیں کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾

46- اور ہم آخرت کی زندگی کے اس دن کو جھٹلاتے تھے جس میں نازل کردہ نظامِ زندگی کے پیمانے کے مطابق ہمیں اعمال کی جوابدہی کا سامنا کرنا پڑا ہے (یومِ دین)۔

حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾

47- (اور ہم جوابدہی کے اس دن کو جھٹلاتے ہی رہتے تھے) یہاں تک کہ ہم یقینی حالت (یعنی موت کی زد میں) آ گئے۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾

48- (اس اعتراف کے باوجود، اب نہ خود ان کی کوئی پیش جائے گی) اور نہ ہی ان کے حمائیتیوں کی حمایت ان کے کسی کام آئے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾

49- (اللہ کے نظام کی سچائیوں اور قدروں سے انکار کر کے سرکشی کرتے رہنے والوں کے سامنے جب یہ حقائق واضع طور پر پیش کر دیے گئے ہیں، تو) پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ (اس قرآن کی) سبق آموز آگاہی سے منہ موڑ جاتے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾

50-(یہ لوگ آگاہی کی روشنی سے صرف منہ ہی نہیں پھیرتے، بلکہ اس طرح خوف زدہ ہو کر بھاگتے ہیں) جس طرح بدکے ہوئے گدھے بھاگتے ہیں۔

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾

51-اور پھر اس طرح بھاگے چلے جاتے ہیں جیسے کوئی شیر (ان کے پیچھے پڑا ہو)۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾

52-(ان کے اس طرح کے رویے اس لئے ہیں کہ نازل کردہ قدریں ان کے مفادات سے ٹکراتی ہیں) یہی وجہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے بھی صاف صاف صحیفے عطا کیے جائیں (جن میں اس کے مفادات اور خواہشات کا تحفظ کیا گیا ہو)۔

كَلَّا ۖ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

53-(ایسے لوگوں کو آگاہ کر دو کہ) ایسا تو کبھی نہیں کیا جائے گا۔(اور اس طرح کی سوچ بھی وہ اس لئے رکھتے ہیں) کہ وہ آخرت سے ڈرتے ہی نہیں (کہ مرنے کے بعد انہیں اٹھایا جائے گا اور ان کے اعمال کی جوابدہی ہوگی)۔

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾

54-(اب کون سی بات ایسی رہ گئی ہے جو یہ سمجھ نہیں سکتے۔انہیں واضع حقائق اور مثالوں سے زندگی کی قدروں کی آگاہی دے دی گئی ہے) اس لئے ایسا ہرگز نہیں کیا جائے گا (کہ ان پر علیحدہ علیحدہ صحیفے نازل کیے جائیں) کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ (قرآن ہر ایک کی ضرورت کے مطابق) سبق آموز آگاہی فراہم کرتا ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾

55-چنانچہ جس کا جی چاہے اسے یاد رکھ کر زندگی گزارے (اور جس کا جی چاہے اسے بھول کر تباہیوں کو دعوت دے 18:29)۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۖ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

ع 2 25 16 الثلثة

56-اور اس سبق آموز آگاہی کو صرف وہی لوگ اپنے سامنے رکھیں گے جن کے لئے اللہ یہ مناسب سمجھتا ہوگا۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو اپنے اوپر اس قدر اختیار رہتا ہے کہ وہ اللہ سے ڈر کر اس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی نہیں کرتے (اھل التقوی)۔اور یہی وہ ہیں جو تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رہتے ہیں (اھل المغفرۃ)۔